بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

ربوہ

جلد ۷۳/۳۸ پیر ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۱۲ امان ۱۳۶۳ ہش ۱۲ مارچ ۱۹۸۴ء نمبر ۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۱ مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کی مرسلہ آج دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ

"پچھلے دنوں بلڈ پریشر بڑھنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہوگئی تھی لیکن اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بلڈ پریشر تو بہتر ہوگیا ہے لیکن کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اس کے علاوہ آج پیٹ میں درد اور تفخ کی وجہ سے بھی تکلیف ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین

فضلِ عمر ہسپتال میں آئی کیمپ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء سے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھوں کے ماہرین کی ایک ٹیم آنکھوں کے آپریشن کرے گی۔ آنکھوں کا آپریشن کروانے والے مریض اپنے نام فضلِ عمر ہسپتال میں لکھوا دیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر
فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ)

دوسرا آل پاکستان
احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام ۵، ۶، ۷ اپریل کو آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ کبڈی کے تمام کھلاڑی اس ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ اپنی اپنی ٹیم کے اسماء پندرہ مارچ تک بھجوا دیں امراء اضلاع کی خدمت میں بھی خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (صدر کبڈی مجلس صحت مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

خاکسار مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری ۱۹۸۴ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہیئے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ تازہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کرسکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ ہے کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہیئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ مرکزیہ، خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مرکزی صدر صاحبان مرکزی مجالس عاملہ ناظمین و قائدین ضلع و زعماء و قائدین مقامی کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے اور یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں یہ اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک لازمی حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں۔ جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

اس ضمن میں بیرون پاکستان کی جماعتوں پر بھی بڑی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پاکستان سے باہر الفضل کی اشاعت بہت ہی معمولی ہے۔ جبکہ برطانیہ جرمنی امریکہ کینیڈا فجی اور یورپ کے بعض دیگر ممالک میں بھی اردو جاننے والے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد آباد ہے۔ یہاں الفضل کے بڑی تعداد میں خریدار ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت کے بیرونی مشنوں کے مبلغین انچارج و دیگر مبلغین سلسلہ اپنی کوششوں میں معقول اضافہ فرمائیں تو ہم حضور انور کی نگاہ میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ خاکسار آپ دوستوں کے تعاون سے ہی اس تعداد کو پورا کرسکتا ہے۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار عبداللہ گیلانی مینیجر الفضل)

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ/امان اور یکم اپریل/شہادت ۱۳۶۳ ہش/۱۹۸۴ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ادائیگی میں جلدی کی جائے!

"بیوت الحمد" جشن صد سالہ جوبلی منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف پانچ سال رہ گئے ہیں۔ اس لئے بیوت الحمد کے وعدوں اور اس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے تاکہ بروقت اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ امید ہے احباب کرام فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس منصوبہ کو دعاؤں اور مالی معاونت سے کامیاب فرمائیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۔۔ ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ
۔۔ ۱۲ امان ۱۳۶۳ ہش

فقراء کی دعا علماء کی علمیت اور اغنیاء کی دولت کا بہترین مصرف

اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو بہترین امت قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ اِس امت کے افراد کو نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور ان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ انسانوں کو برائیوں سے روکیں اور انہیں نیکیاں بجالانے کے قابل بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے بہتر) جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کا انحصار ایمان باللہ کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے پر ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاً بعد تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ کے ذکر کا یہی مقصد ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ بیک وقت امت کے تمام افراد ایمان باللہ کے عملی تقاضوں کو پورا کر رہے ہوں۔ امت کا کوئی ایک طبقہ بھی ایسا نہ ہو جو اپنی استطاعت کے مطابق ایمان باللہ کے تقاضے پورے نہ کر رہا ہو۔ ایمان باللہ کے عملی تقاضوں میں یہ امر شامل ہے کہ امت کے سارے کے سارے افراد خاص عزم و تعہد کے ساتھ احکامِ الٰہی بجالانے میں اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اس کے بغیر نہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی توفیق مل سکتی ہے اور نہ اس ضمن میں کی جانے والی تبلیغی مساعی نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہیں اسی لئے فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(البقرۃ آیات ۲۰۹، ۲۱۰)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو (اور اس طرح خیرِ امت کے شرف سے مشرف ہوئے ہو) تم سب کے سب فرمانبرداری کے دائرہ میں آجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشانات آئے ڈگمگا گئے (یعنی اطاعت الٰہی سے روگردان ہو گئے) تو جان لو کہ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے (وہ کسی اور قوم کو آگے لاکر اور اسے توفیق عطا کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام اس سے لینے لگے گا اور اس مقصد کو پورا کر کے رہے گا جس کی خاطر اس نے خیرِ امت کو پیدا کیا ہے)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے کام میں امت کے تمام افراد کا شریک ہونا ضروری ہے۔ جب تک امیر اور غریب، عالم اور جاہل، چھوٹے اور بڑے سارے کے سارے اپنی اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق اس کام میں شریک نہیں ہوں گے اُس وقت تک اسلام ساری دنیا میں غالب نہیں آئے گا اور اگر امت کے افراد بحیثیت مجموعی اطاعت کے دائرہ سے باہر ہو کر اس اہم اور عظیم الشان کام کی انجام دہی سے غافل ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ اور لوگوں کو آگے لے آئے گا جو آخرین میں سے ہونے کے باوجود اولین کے صحیح معنوں میں جانشین ہوں گے اور چیونٹیوں اور شہد کی مکھیوں کی طرح مصروفِ کار ہو کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی مہم کو اس شان سے سر کریں گے کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق آپ کے غلامِ کامل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخری زمانہ میں مبعوث فرما کر غلبۂ اسلام کی مہم کو پوری قوت کے ساتھ جاری کرنے کے اہم اور اہم عظیم الشان کام پر مامور فرمایا اور آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ منظم طور پر انجام دینے کی داغ بیل ڈالی تو آپ نے اپنے متبعین پر یہ امر اچھی طرح واضح فرمایا کہ اس کام میں امیر اور غریب، کمزور اور طاقتور ہر ایک کا اپنی اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق حصہ لینا ازبس ضروری ہے۔ جب تک ایک ایک فرد جماعت کا اس میں حصہ نہیں لے گا اسلام دنیا میں غالب نہیں آئے گا۔ آپ نے فقراء، علماء اور اغنیاء سب کو مخاطب کر کے انہیں اِس اہم اور عظیم الشان کام میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بھرپور حصہ لینے کے لئے پکارا۔ مثال کے طور پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

کھل ہی جائے گا بابِ رحمت کا

دل میں ارمان ہیں قلزموں کی طرح
لب ہیں خاموش ساحلوں کی طرح

اذن دے اذنِ التجاؤں کا
لطف کر لطف منعموں کی طرح

میرے عصیاں ہیں رات کی مانند
تیری بخشش ہے سورجوں کی طرح

کھل ہی جائے گا بابِ رحمت کا
کھٹکھٹایا ہے مضطروں کی طرح

بندگی سے ہے زندگی۔ ورنہ
آدمی بھی ہے پتھروں کی طرح

اللہ اللہ جہاں محبت کا
دوریاں بھی ہیں قربتوں کی طرح

بات اُن کی بھی بات ہے لیکن
پھیل جاتی ہے تہمتوں کی طرح

سینچ لو تم بھی کشتِ دل یارو
نور برسا ہے پانیوں کی طرح

ہیں میسّر وہ راستی کے امیں
جن کی خلوت ہے جلوتوں کی طرح

بشیر احمد رائق
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

دوسری قسط

محترم مسعود احمد خان صاحب جہلمی
وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

بعض مثالیں جرمنی سے آمدہ ایک حالیہ رپورٹ میں سامنے آئی ہیں۔

ہمارے جرمن احمدی دوست محترم ہدایت اللہ ہیبولیش جرمنی میں بطور صحافی بلند پایہ شاعر، اور صاحب طرز مصنف، ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں "جرمنی میں اسلام" کے موضوع پر ایک عالمانہ مضمون لکھا ہے۔ جس میں متعدد ایسے واقعات درج کئے ہیں جن سے یورپ کے صحافیوں اور مصنفوں کی ان مذموم کوششوں کا اندازہ ہوتا ہے جو وہ اسلام کو بدنام کرنے اور عیسائی کلچر کی برتری کو ثابت کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے اس مضمون میں جرمنی میں ایک حالیہ مذاکرہ کا حوالہ دیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مغرب کے دماغ اور ذہن کا مرکز یورپ ہے جو دنیا کے سب کلچروں اور فلسفوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس مذاکرہ میں شرکت کرنے والوں میں ایک پولش فلاسفر KOLAKOWSKI بھی ہیں۔ جو اب امریکہ میں پڑھاتے ہیں۔ انھوں نے جرمنی کے ایک معروف سہ ماہی رسالہ "DER MONAT" میں ایک مضمون لکھا ہے جس پر ملک کے تمام اہم اخبارات اور رسائل میں اس موضوع پر بحث چل پڑی ہے۔ اس مضمون میں MR. KOLAKOWSKI نے یورپین کلچر کی برتری ثابت کرنے کے لئے اسلام پر حملے کئے اور لکھا ہے کہ:۔

"یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ جو شخص آزادیٔ ضمیر کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہو وہ ایک دن اپنے آپ کو لینن یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خیالات کا تابع کرلے گا۔"

اس پر برادرم ہدایت اللہ صاحب ہیبولیش نے رسالہ کی خاتون ایڈیٹر کو ٹیلیفون کیا اور MR. KOLAKOWSKI کے مضمون پر تبصرہ بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ خاتون برادرم ہدایت اللہ صاحب کے نام سے شناسا تھیں۔ انھوں نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ برادرم ہدایت اللہ صاحب نے اپنے تبصرہ میں آزادیٔ ضمیر کے بارہ میں اسلام کی تعلیمات کو پیش کرکے KOLAKOWSKI کے بیان کو بے بنیاد اور گمراہ کن ٹھہرایا۔ اس تبصرہ کو چند ہفتوں کے بعد جگہ کی کمی کی معذرت کے ساتھ واپس کردیا گیا۔

برادرم ہدایت اللہ صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ:۔

"انتہائی تعجب انگیز بات یہ ہے کہ چند دن بعد ہی اسی رسالہ نے جو مغرب کی اعلیٰ اقدار کو بیان کرنے کا علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ایک مغربی نیوز ایجنسی کے حوالہ سے کئی صفحات پر مشتمل ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جس میں سعودی عرب کے شیوخ کی بودوباش کے قصے تھے جن سے منفی اثرات مترتب کرنے کی کوشش کی گئی۔"

ان واقعات سے مغربی اقوام کے ذرائع ابلاغ کے عزائم کا اندازہ کرنا مشکل نہیں اور نیز اس سے اس حقیقت کی بھی عکاسی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرما رہا ہے کہ وہ دشمن کی ہر چال کو بھانپ کر اس کے ہر حملہ کو کامیابی کے ساتھ پسپا کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس روحانی اور زبردست علم کلام کے طفیل اور خلافت کی برکت سے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سعادت جماعت احمدیہ کو حاصل ہے کہ دشمن اسلام جس محاذ سے بھی حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اسلام کے سچے فدائی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جانثار احمدی مجاہد اس حملہ کا منہ توڑ جواب دے کر دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

مسیح محمدی کا احیاء موتیٰ کا معجزہ:

جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کے کناروں تک کی جانے والی تبلیغ اسلام کے ذریعہ جو لاکھوں لوگ عیسائیت اور دوسرے مذاہب کو چھوڑ کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہوئے ہیں ان کی زندگیوں کے حالات کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے اندر کس قسم کی روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ان پاک نفوس کی زندگیوں میں حیرت انگیز روحانی تبدیلی کے ذریعہ مسیح محمدی کے ہاتھوں احیائے موتیٰ کا جو عظیم الشان معجزہ ظہور میں آیا ہے وہ مسیح عیسوی کی طرف منسوب کئے جانے والے احیاءِ موتیٰ کے معجزہ سے اپنی شان میں کہیں بڑھ کر ہے۔

میں یہاں چند نومسلم احباب کا ذکر کرتا ہوں:۔

ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی:

یہ اٹلی کے رہنے والے تھے۔ ریاضی میں پی۔ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور اٹلی کی ایک مشہور انشورنس کمپنی میں ملازمت اختیار کرلی۔ اس کمپنی نے انہیں جرمنی میں اپنی برانچ میں بھجوا دیا جہاں پر خداداد قابلیت کے طفیل یہ جلد ہی کل جرمنی میں کمپنی کے امور کے ناظم اعلیٰ بنا دیئے گئے۔ علاوہ اپنی پیشہ ورانہ قابلیت کے علم و فضل میں بھی باکمال تھے۔ یورپ کی چھ سات زبانوں پر پوری طرح عبور تھا۔

مذہباً کیتھولک عیسائی تھے اور عیسائیت کے بنیادی عقائد سے پوری طرح مطمئن نہ ہونے کے باوجود عیسائیت پر پوری طرح کاربند تھے۔ اور بیوی بچوں سمیت ہر اتوار کو گرجا میں عبادت کے لئے جانا ان کا معمول تھا۔ فرانکفورٹ میں ان کا گھر جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کردہ مسجد نور کے قریب ہی تھا اور یہ کئی بار اس مسجد کے سامنے سے گزرے تھے لیکن کبھی بھی ان کے دل میں مسجد کے اندر جانے اور اسلام کے بارہ میں دریافت کرنے کا خیال نہ آیا تھا۔ ان کی فطری سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل کو جوش میں لائی اور ایک روز اپنے کم سن بچے کو سیر کرانے کے لئے جاتے ہوئے مسجد کے سامنے سے گزرے بچہ مسجد کے سبز گنبد اور سفید میناروں کو دیکھ کر رک گیا اور اصرار کیا کہ مجھے اندر لے جاکر یہ عمارت دکھائیں۔ بیٹے کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ڈاکٹر کیوسی مسجد کے اندر داخل ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ نے ان کا استقبال کیا۔ بچے نے کچھ معصومانہ سوال پوچھے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہادی نے جلوہ گری فرمائی اور یہ سوالات باپ کے دل و دماغ پر ایک بیج بن کر گرے اور مدتوں سے ان کی روح جس روحانی خلاء کو محسوس کر رہی تھی اس کے نقوش نے نمایاں ہو کر ان کی خوابیدہ خلش کو بیدار کیا۔ اب جب بھی وہ مسجد کے سامنے سے گزرتے۔ یہ خلش ان کے دل و دماغ پر چھا جاتی۔ مسجد میں تو وہ جا ہی چکے تھے۔ سوچا دوبارہ جانے میں کیا حرج ہے۔ آپ کی مرتبہ کچھ لٹریچر بھی ہمراہ لے آئے۔ جسے پڑھنے کے بعد انہیں محسوس ہوا کہ وہ متاع گم گشتہ، جسے حاصل کرنے کی دل میں خلش ہے وہ اسلام ہی ہے۔

ڈاکٹر کیوسی کی محققانہ اور فہم جو طبیعت نے اسلام کی تعلیمات کو مطالعہ کرنے اور انھیں پرکھنے کے لئے ایک انوکھا طریق اختیار کیا۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ قرآن کریم کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کرینگے جس میں پہلے کوئی ترجمہ موجود نہیں ہے اور اس طرح قرآن کریم کی تعلیمات کا بغور مطالعہ کرنے کا بھی موقع میسر آئے گا۔

ڈاکٹر کیوسی نے اس کام کے سرانجام دینے کے لئے ان تھک کوشش کی۔ انھوں نے عربی کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد ترجمہ کے کام میں لگ گئے۔ قرآن کریم کے گہرے مطالعہ سے ڈاکٹر کیوسی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہو گئے۔ انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک خط میں لکھا کہ:۔

"میں گرجا اب بھی جاتا ہوں لیکن وہاں میرا دل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دے رہا ہوتا ہے۔"

بالآخر لمبی تحقیق کے بعد ڈاکٹر کیوسی اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب دعاوی پر ایمان لے آئے اور انھوں نے ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا۔ جس میں درخواست کی کہ حضور پسند فرمائیں تو میرا اسلامی نام "محمد عبد الہادی" تجویز فرمائیں۔ کیونکہ میری دلی خواہش ہے کہ محسن انسانیت ؐ کا پیارا نام "محمد" میرے نام کا حصہ ہو اور دوسرے میرے قبولِ اسلام کی طرف راہنمائی محسن اللہ تعالیٰ کی صفت ہادی سے ممکن ہوئی ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ میرے نام کا دوسرا حصہ "عبد الہادی" ہو۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نے ان کا نام — "محمد عبد الہادی" تجویز فرمایا۔

بیعت کرنے کے بعد ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی نے راہِ سلوک کی منزلوں کو اس تیزی سے طے کیا کہ پیچھے آکر بہتوں سے آگے نکل گئے۔

ڈاکٹر کیوسی کو اسلام اور احمدیت قبول کرنے کے بعد چند سال ہی زندہ رہنے کی مہلت ملی۔ لیکن اس مختصر عرصہ میں انھوں نے اتنے عظیم الشان کام سرانجام دیئے جو رہتی دنیا تک ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعاؤں کا ایک بیش بہا خزانہ ثابت ہوں گے۔

ڈاکٹر کیوسی مرحوم نے قرآن کریم کا جو اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور اسپرانٹو جاننے والے کلیتوں میں اسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ انھوں نے اسپرانٹو اور جرمن زبانوں میں اسلام پر عالمانہ تصانیف اور جرمن زبان میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے ماہوار رسالہ "DER ISLAM" میں کئی مضامین اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ڈاکٹر کیوسی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ایک ممتاز عہدے پر فائز ہونے کے باعث یورپ کے اس طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جن کے دن رات عیش و عشرت اور مادیت کی سوچ و بچار میں ہی صرف ہوتے ہیں۔ لیکن اسلام نے ان کی زندگی کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ وہ بظاہر دیکھنے میں انگریزی لباس میں ملبوس ایک عام یورپین نظر آتے لیکن ان کے اندر خدا کی راہ میں بچھے ہوئے ایک سچے مومن کا ایسا وجود تھا جس نے اپنا تن، من دھن، اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتیں خدا کی راہ میں وقف کر دی تھیں۔ قرآن کریم سے عشق ان کی روح کی غذا تھی۔ سارے قرآن کریم کے کیسٹ خرید کر رکھے ہوئے تھے موٹر پر لمبے سفروں کے دوران کیسٹوں کی مدد سے قرآن کریم کی لمبی لمبی سورتوں کو زبانی یاد کر لیا۔ اور جب کسی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو ان کے سوز و گداز اور صحت تلفظ سے سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ نماز دل کی پابندی اور پورے انہماک کے ساتھ ادائیگی ان کا شعار بن گیا۔ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود کم از کم ایک نماز روزانہ مسجد میں آکر ادا کرتے۔ تہجد کی نماز کا ادا کرنا انھوں نے اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد رات گئے تک جاری رہنے والی دعوتوں میں شرکت سے گریز کرتے تاکہ تہجد کی نماز کے لئے بروقت اٹھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ زیارتِ بیت اللہ کی، اور ایک بار حج کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ مرکز احمدیت میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی ملاقات سے مشرف ہوتے اور قادیان جا کر دار المسیح کی روحانی برکات سے بہرہ ور ہوتے۔ رؤیائے صادقہ اور کشوف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار اپنے پیار کا ان سے اظہار کیا۔ بنی نوع انسان اور خصوصاً احمدی بھائیوں کے ساتھ ان کی محبت کی یاد پر آج بھی ان سے تعلق رکھنے والوں کے دلوں سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی مرحوم کے ساتھ مجھے مسلسل پانچ سال رہنے کا موقع ملا۔ اس عرصہ کے دوران میں نے بہت قریب سے دیکھا۔ وہ ایک باخدا انسان تھے۔ ان کا وجود احمدیت اور اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست قوتِ قدسیہ کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ ع

"خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

(باقی)

درخواست دعا

میرے بیٹے عدیل احمد عمر تقریباً ۴ سال کے گلے کا اپریشن لاہور ہسپتال میں مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۴ء کو ہونا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اپریشن کی کامیابی اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(روبینہ مجید دار الرحمت وسطی ربوہ)

مساجد کے آداب

(مرتبہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ آداب مساجد کا خاص طور پر خیال رکھا جائے اس مضمون کو بار بار لوگوں کے سامنے لایا جائے اور اس پر عمل کروایا جائے:

- مسجد اسلامی عبادت گاہ ہے جو کہ نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے۔ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہئے جو اس کی مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو۔

(مشکوٰۃ باب تطہیر النجاسات ص۴۴)

- مساجد میں ادھر اُدھر کی دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور حتی الوسع نماز اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گزارنا چاہیئے البتہ بوقت ضرورت قومی اور علمی مسائل پر گفتگو ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو۔

(مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۳)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے:۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔"

یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ خدا کے رسول پر رحمت اور درود نازل ہو۔ اے اللہ تو میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ آمین!

(مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۰-۶۱)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے:۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ۔"

یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحم کا طلبگار ہوں۔

(مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۰)

موسم بہار کی شجرکاری

درخت اور جنگلات کسی ملک کی بڑی دولت ہیں۔ یہ آب ہوا کو بہتر بناتے ہیں موسم خوشگوار ہو جاتے ہیں۔ زیر زمین پانی کو چوس کر سیم کی خرابی سے محفوظ کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ بارش کا موجب بھی بنتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت اگائیں۔ حکومت کی طرف سے ہر سال موسم بہار اور موسم برسات میں شجرکاری کی مہم شروع کی جاتی ہے۔ اس میں حصہ لے کر ملک کو خوشحال بنانے میں معاون ہونا چاہیئے۔ محکمہ جنگلات پودے ارزاں نرخ پر فراہم کرتا ہے۔ اس لئے محکمہ سے تعاون کرتے ہوئے ہمہ قسم کے پودے حاصل کر کے کاشت کئے جائیں پودوں کی نگہداشت اور پرورش کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔ جانوروں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کی پوری پوری کوشش کی جانی چاہیئے

درخت لگا کر اللہ تبارک و تعالیٰ اور آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔

(مرسلہ نظارت زراعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک اہم ارشاد

نوٹ :۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب کی الوداعی دعوت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ شملہ نے ایڈریس پیش کیا اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو تقریر فرمائی اس کا ایک ضروری اقتباس احباب جماعت کی توجہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (سلطان محمود ناظر اصلاح وارشاد)

"پہلی بات ایڈریس کے ایک فقرہ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں گو میں جانتا ہوں کہ لکھنے والے نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے لکھا ہے لیکن چونکہ وہ قابلِ اصلاح ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اس کی اصلاح کروں بلکہ اس سے پہلے بھی میری خواہش تھی کہ جب کبھی موقعہ ملے اس بات کی اصلاح کروں۔ اب چونکہ ایسا موقعہ میسر آ گیا ہے۔ اس لئے میں اس کی اصلاح ضروری سمجھتا ہوں وہ فقرہ اس رنگ کا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ کی دعاؤں سے ایسا ہوا یعنی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلیفہ کی دعاؤں کو شریک بتایا گیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کسی خدا کے بندے کو شریک کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ شرک ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلیفہ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوا لیکن جس فقرہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس میں خلیفہ کی دعاؤں کو خدا کے فضل کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر کام خدا کے فضل کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی بعض لوگوں نے اس قسم کے فقرے کہے تو آپ نے اصلاح فرما دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ذکر مت کرو۔ ہاں دعاؤں کے ساتھ خدا کا فضل نازل ہوتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ لکھنے والے کے دل میں یہ خیالات نہ تھے لیکن میرا بحیثیت خلیفہ فرض ہے کہ اس غلطی کی طرف توجہ دلاؤں۔"

(بحوالہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء)

انعامی مقالہ نویسی برائے ممبرات لجنہ

سال رواں کا عنوان مقالہ نگاری :۔

"اسلام صفائی اور پاکیزگی کا علمبردار ہے"

شرائطِ مقالہ :۔

(۱) حجم مقالہ :۔ ۵۰۰۰ الفاظ۔ (پانچ ہزار الفاظ)

(۲) خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔

(۳) کتب زیر مطالعہ کی فہرست درج ہو۔

(۴) حوالہ جات مکمل درج ہوں۔ یعنی کتاب کا نام، مصنف کا نام اور صفحات کا نمبر وغیرہ۔

(۵) اغلاط سے پاک ہو۔ زبان عمدہ ہو۔ گیٹ اپ اچھی ہو۔

(۶) مقالہ کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مقالہ ترتیب دیا گیا ہو۔

(۷) صدر کی تصدیق ہو کہ مقالہ خود لکھا گیا ہے۔

(۸) مقالہ مرکز میں وصول ہونے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ہے۔

(۹) انعام اوّل، دوم، سوم بالترتیب ۳۰۰/- ۲۰۰/- اور یکصد روپیہ ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

بہاریہ مکئی کی کاشت

مکئی کی کاشت ۲۵ تا ۳۰ ڈگری سنٹی گریڈ درجہ حرارت میں کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ یہ درجہ حرارت وسط فروری سے وسط مارچ تک ہوتا ہے۔ ماہ جون میں فصل برداشت کی جاتی ہے۔ کامیاب کاشت کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ زمین کا انتخاب بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت اور نکاس اچھا ہو۔

۲۔ زمین کی تیاری ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل اور تین چار دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو خوب بھربھرا اور نرم کریں کھیت ہموار ہو۔ دس سے پندرہ گڈے گلی سڑی گوبر کھاد تیاری کے دوران استعمال کی جائے۔

۳۔ طریقہ کاشت اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے ۲½ فٹ کے فاصلہ پر قطاروں میں سنگل رو کائن ڈرل یا ٹریکٹر ڈرل سے کاشت کیا جائے۔ خیال رہے کہ نرو تر میں کاشت ہو۔ جب پودے چار پانچ انچ ہو جائیں تو چھدرائی کی جائے اور پودوں کا فاصلہ ۹ انچ ہونا چاہیئے۔ ایک ایکڑ میں پچیس تیس ہزار پودے ہونے چاہئیں۔

۴۔ مکئی کی اقسام اور شرح بیج :۔ نیلم۔ اکبر۔ جن کا بیج یوسف والا ضلع ساہیوال اور زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ شرح بیج ۱۲ کلو گرام فی ایکڑ

۵۔ پانی و گوڈی کاشت کے بیس پچیس دن بعد پانی دیا جائے۔ اگر بارش ہو جائے تو مناسب وقت پر پانی لگایا جائے۔ دو تر آنے پر گوڈی ضروری ہے تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں اور زمین نرم ہو جائے۔ بعد ازاں پانی ہر ہفتہ دینا چاہیئے۔ جب پودے ۲½ سے ۳ فٹ ہو جائیں تو پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دی جائے۔ تا پودے گرنے سے محفوظ ہو جائیں۔

۶۔ کیمیائی کھاد :۔ ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی بوقت کاشت اور ایک بوری یوریا جب پودے تین چار فٹ بڑے ہو جائیں۔ اگر ضرورت ہو تو نصف بوری یوریا پھول نکلنے پر دیں۔

اگر کوئی بیماری یا کیڑوں کا حملہ ہو تو مقامی زرعی کارکن سے رابطہ قائم کر کے دوائی استعمال کی جائے۔

مزید معلومات کے لئے عملہ محکمہ زراعت یا نظارت زراعت سے رجوع کریں۔

(مرسلہ نظارت زراعت)

عُسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں۔ اور دنیا کی طرف آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت کے خدام ہیں جو جماعت کے انصار ہیں جو جماعت کی لجنات ہیں دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔"

آپ نے اپنے آقا کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے جس قدر مالی قربانی کا وعدہ پیش کیا ہوا ہے اس کی ادائیگی میں اب تاخیر نہ روا رکھیں۔ فوری ادائیگی کا اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانات دارالقضاء

• مکرم صفی الرحمٰن صاحب نور رشید سنوری مبلغ سلسلہ احمدیہ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ والد مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب حنیف وفات پا گئے ہیں۔ امانت تحریک جدید کے کھاتہ ۲۳-۸ میں والد صاحب مرحوم کی رقم مبلغ ۴۹/۵۵۴۴ روپے موجود ہیں۔

یہ رقم ہماری والدہ محترمہ حمیدہ حفیظ صاحبہ کی امانت ۲۰۳ سے منتقل کر دی جائے ہم سب ورثاء کو یہ رقم والدہ محترمہ کی امانت ۲۰۳ سے تحریک جدید میں منتقل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ منتقلی کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ ورثاء کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ نصیر الرحمٰن صاحب ناصر لاہور ۲۔ حنیف الرحمٰن صاحب لندن حال ربوہ
۳۔ لطیف الرحمٰن صاحب کراچی ۴۔ ولی الرحمٰن صاحب ربوہ۔
۵۔ فردسیہ منیر صاحبہ کوٹ عبدالمالک لاہور۔

• مکرم فضل حسین صاحب ولد مکرم محمد بخش صاحب مرحوم چک ۲۹۵ گ۔ب بیر بالہ نے درخواست دی ہے کہ والد مرحوم کے نام پلاٹ ۲۸/۲۹ دارالعلوم شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ ہم دونوں بھائی فضل حسین اور محمد حسین صاحب شرعی طور پر وارث ہیں۔ میرے بھائی محمد حسین صاحب کو یہ پلاٹ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

• محترمہ سعیدہ صادقہ صاحبہ بیوہ سید سعید احمد صاحب مرحوم سکنہ وار برٹن نے درخواست دی ہے کہ سید سعید احمد صاحب کے نام الاٹ شدہ حصہ از قطعہ نمبر ۲۸/۱۵ دارالنصر ربوہ ان کے نام انتقال کیا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

• مکرم محمد ادریس صاحب ۳ دیال سنگھ مینشن شارع قائد اعظم لاہور نے درخواست کی ہے کہ ان کی اہلیہ مرحومہ امۃ اللہ ادریس کے نام الاٹ شدہ پلاٹ نمبر ۹/۱۷ دارالنصر ربوہ متوفیہ کے بیٹے ہارون ادریس صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔ اس انتقال پر کسی وارث کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

• مکرم عنایت اللہ صاحب فاروق سکنہ ۲۳/۷ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست کی ہے کہ مکرم ملک محمد خان صاحب مرحوم کے ورثاء ملک محمد خان صاحب مرحوم کے مکان نمبر ۲۳/۷ دارالیمن وسطی ربوہ کی قیمت وصول کر کے درخواست کنندہ کی اہلیہ ارشاد بیگم دختر ملک محمد خان صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔ لہٰذا یہ مکان محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ کے نام منتقل کیا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

مکرم عبدالحمید شرما ۱۸/۷ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم شیخ عبدالرحیم شرما کے نام قطعہ ۲۲/۱۸ رقبہ دس مرلہ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ مرحوم کے ورثاء میں شرعی تقسیم فرمائی جائے ورثاء کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ مولوی عبدالکریم شرما ۲۔ میجر عبدالحمید شرما ۳۔ عبدالرشید شرما ۴۔ عبداللطیف شرما ۵۔ عبدالحفیظ صاحب شرما مرحوم ۶۔ نصیرہ بیگم بنت ۷۔ امۃ الحمید بنت (مرحومہ) ۸۔ امۃ اللطیف بنت زندہ۔

(ناظم دارالقضاء)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

آپ نے ۱۰ اگست ۱۸۹۲ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ جماعت کے ہر طبقہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگرچہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں جان دینے کو بھی حاضر ہیں اور اگر ہماری جانفشانی سے کچھ بن سکتا ہے تو ہم اپنا خون بہانے کو بھی تیار ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر کہ نہ در پائے عزیزش رود
بارگراں است کشیدن بدوش

مگر اس وقت مال کا کام ہے جو ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ جمہوری کام جمہور کی توجہ سے ہوتے ہیں۔ بھائیو! تم دیکھتے ہو کہ اسلام کے باغ پر کس قدر ہر طرف سے تیشے رکھے گئے ہیں اور اسلام کی نسبت کیا ارادہ کیا گیا ہے اور ہمارے پیارے نبی ہمارے محبوب رسول افضل الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کچھ افترا کئے جاتے ہیں اور کس قدر ذریعے خلق اللہ کے بہکانے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ بھائیو! آج وہ دن ہے کہ فقراء اور علماء کی عزت اور اغنیاء کی دولت اسلام کی عزت اور نبی کریمؐ کے جلال اور شوکت کے ظاہر کرنے کے لئے اس زور و شور سے خرچ ہو کہ جیسے ایک سفلہ دنیا پرست کور باطن اپنے کسی عزیز فرزند کی شادی کے لئے دل کھول کر اپنا مال عزیز خرچ کرتا ہے۔ یا ایک جاہل امیر شان و شوکت کی عمارت بنانے کے لئے ایک خزانہ کھول دیتا ہے۔ سو اٹھو اور کچھ ہمت کرو کہ دنیا روز سے چند اور آخر کار یا خداوند۔ اگرچہ اس عاجز کا ذرہ ذرہ اس جوش میں ہے کہ اس پر ظلمت زمانہ میں اللہ جلشانہ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت ظاہر کرے تا اسلام کی روشنی کے دن دوبارہ آویں۔ لیکن جو باتیں مصارف مالی پر موقوف ہیں وہاں کیا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ آپ پر رحم کرے۔

اگر اس وقت اور اس زمانہ میں کوئی دولتمند خواب غفلت سے بیدار ہو جائے تو مولا کریم اور اس کے رسول سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے راضی کرنے کے لئے کیسا عمدہ اور مبارک وقت ہے۔"

سیدنا حضرت اقدسؑ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ ہر طبقۂ جماعت کا خواہ وہ فقراء ہوں یا اغنیاء بڑے ہوں یا چھوٹے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ سب اپنی اپنی جگہ اطاعت الٰہی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنی تمام طاقتوں کو خواہ وہ مالی ہوں یا جسمانی علمی ہوں یا روحانی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر کے اس کے عالمگیر غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اس کے بغیر ہم عنداللہ سرخرو نہیں ہو سکتے۔

خلیفہ وقت کی اطاعت کا بہترین موقع

تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے تو آج کے بعد لازماً ان کو مبلغ بننا پڑے گا۔ (الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء)

اس ارشاد کی تعمیل کا بہترین موقع عشرہ اصلاح وارشاد (۸ تا ۱۷ مارچ) میں حاصل کریں۔ ہمت مرداں مدد خدا۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصاراللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

• خاکسار کی دو بھتیجیاں میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

• برادرم مکرم محمد شریف اختر صاحب کارکن روزنامہ الفضل کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(ناصر احمد کارکن روزنامہ الفضل ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ سے اموال بابرکت ہو جاتے ہیں! (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۴۹۲

میں سکندر جہانگیر ولد عبدالحکیم صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بابو والہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ ۱۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- ۴۱ کنال زرعی اراضی تھانہ جھنگ -/۱۵۰۰۰۰ روپے
۲- پلاٹ ۲ کنال محلہ بابو والہ جھنگ مالیتی -/۲۰۰۰۰۰ روپے
۳- رہائشی مکان رقبہ ۵ مرلہ -/۵۰۰۰۰ روپے
۴- رہائشی مکان رقبہ ۳ مرلہ -/۲۰۰۰۰ روپے
۵- سکنی پلاٹ ۱/۱۷ دارالیمن مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے

نوٹ۔ مندرجہ بالا جائیداد میں میرے سمیت تین بھائی اور ۲ بہنیں ممدہ والدہ صاحبہ بھی شرعی حقدار ہیں اس میں میرا حصہ ۲/۴۲ کل جائیداد میں بنتا ہے اس لیے میرے حصہ کی جائیداد -/۹۵۲۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ — روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

سکندر جہانگیر ولد عبدالحکیم صاحب
محلہ بابو والہ جھنگ صدر
گواہ شد نمبر ۱ عبدالناصر ولد عبدالحکیم صاحب
محلہ بابو والہ جھنگ صدر
گواہ شد نمبر ۲ شمیم احمد پرویز ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب سکنہ مغل سٹریٹ جھنگ صدر

مسل ۲۵۴۹۳

میں نصرت جہاں زوجہ مرزا محمد صدیق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عوامی روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۵۰۰۰ روپے
۲- کانٹے ایک جوڑی وزن ایک تولہ -/۲۰۰۰ روپے
۳- بالیاں ایک جوڑی وزن ۱/۴ ۱ تولہ -/۲۴۰۰ روپے
۴- چوڑیاں ۲ عدد ۲ تولہ -/۴۰۰۰ روپے
۵- انگوٹھی ۲ عدد وزن نو ماشہ -/۱۵۰۰ روپے
۶- سلائی مشین ۱ عدد -/۴۰۰۰ روپے
۷- ریفریجریٹر ایک عدد -/۴۰۰۰

کل میزان -/۱۶۱۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ — روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ

نصرت جہاں زوجہ مرزا محمد صدیق صاحب
گلی نمبر ۱ عوامی روڈ ڈسکہ
گواہ شد نمبر ۱ مرزا محمد صدیق صاحب خاوند مرحومہ
گواہ شد نمبر ۲ منصور احمد صاحب
مربی سلسلہ عالیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

قائدین مجالس و ناظمین اطفال

اس سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے مگر ابھی تک کئی مجالس سے تجنید نہیں آئی۔ براہ کرم جن مجالس نے ابھی تک تجنید نہیں بھجوائی وہ جلد از جلد فہرست تجنید بنا کر بھیجیں۔ (مہتمم اطفال)

تحریک جدید کیا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک الفاظ میں:-

"تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

جو جدوجہد آپ پر واجب ہے کیا آپ اس میں حصہ لے رہے ہیں؟

(وکیل المال اوّل)

تقریب رخصتانہ

میری ہمشیرہ صاحبہ محترمہ امۃ النصیر فوزیہ بنت چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ کی شادی ہمراہ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب آف ٹھڑہ ضلع سیالکوٹ سے مورخہ ۹/۳/۸۴ ہوئی ہے۔

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ کا نکاح مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ہمراہ چوہدری نذیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد اسماعیل صاحب سے مبلغ -/۲۰۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ چوہدری باغدین صاحب باجوہ مرحوم کی پوتی اور چوہدری جلال الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ چک ۳۷ کی نواسی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

(کریم احمد خلیل باجوہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

اعلان ولادت

● خاکسار کے بیٹے عزیزم مقصود احمد صاحب اشرف کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "اسامہ مقصود" تجویز ہوا ہے بچہ مکرم کوثر باجوہ صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔
احباب جماعت سے بچہ کی درازی عمر اور نیک، خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالغفور الریاض ٹیلرز سمہ سٹہ)

● عزیزم مبشر احمد ضیاء صاحب سول انجینئر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲/۳/۱۹۸۴ بروز اتوار پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ خاکسار کی نواسی اور محترم برادرم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب مولوی فاضل محلہ دارالعلوم ربوہ کی پوتی ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمۂ دین خوش قسمت اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔ (محمد اکرم خان محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام طوبیٰ تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم فیروز دین چغتائی آف لاہور کی پوتی اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نواسی ہے۔
احباب جماعت سے بچی کی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عاقل چغتائی ایڈووکیٹ لاہور)

بیوت الحمد تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں! (سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مستعدی

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ بیرون پاکستان تحریک جدید کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں چنانچہ جماعت احمدیہ جرمنی کی سات برانچوں سے لجنہ کی ۶۹ ممبرات اور ناصرات کی سات ممبرات نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۴۷۳۵ مارک کے وعدے بھجوائے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

— نہایت ضروری تصحیح —

۱۰ مارچ ۱۹۸۴ء کے الفضل میں صفحہ ۲ کے کالم ۱ سطر نمبر ۱۱ میں سہو کتابت سے بعض الفاظ حذف ہو جانے کی وجہ سے عبارت کا مفہوم غلط ہو گیا ہے جس کے لئے ادارہ قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔ اصل عبارت درج ذیل ہے۔

سوم :۔ مہلت کا عرصہ ختم ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے مامورین الٰہی کے مخالفین کو پکڑا اور نہ صرف یہ کہ انہیں مخالفانہ منصوبوں میں کامیاب نہ ہونے دیا بلکہ انہیں عذاب الٰہی کا مورد بنا کر ان کا نام صفحۂ ہستی سے نابود کر کے رکھ دیا۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

ایک نہایت اہم اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریبی ساتھی جو وفات پا چکے ہیں کے حالات زندگی جمع کرانا مطلوب ہے۔ لہٰذا وہ احباب جو ایسے بزرگوں کی اولاد یا رشتہ دار ہوں یا ایسے اہل علم دوست جو ذاتی طور پر کسی بزرگ کے حالات زندگی کا علم رکھتے ہوں وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ صحیح صحیح حالات لکھ کر نظارت ندا میں ارسال کریں۔ کسی سے سنی ہوئی یا بیان کی ہوئی بات درج نہ کی جائے۔ صرف وہ حالات لکھے جائیں جو لکھنے والے کے ذاتی علم اور مشاہدہ میں آئے ہوں۔ اور جن پر ان کو حق الیقین ہو۔ لکھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر لی جائے کہ کوئی غیر صحیح بات ان کی قلم سے نہ لکھی جائے۔ غیر ضروری اور غیر متعلقہ باتوں سے عبارت کو طول نہ دیا جائے۔ اگر ہو سکے تو ان کا فوٹو بھی ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ماہنامہ خالد ماہ مارچ ۱۹۸۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ماہ مارچ ۱۹۸۴ء اپنی مقررہ تاریخ یکم مارچ ۱۹۸۴ء کو خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیا گیا تھا جن خریداران کو ۱۵ مارچ ۱۹۸۴ء تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔ (منیجر ماہنامہ خالد)

میڈورا کی مصنوعات، نیشنل مصالحہ جات
انگلش بسکٹ ڈنٹو ٹک ٹوتھ پاؤڈر
مے فیئر ٹافی چاکلیٹ بل گم اور خوشذائقہ
سویٹ ہو قسم ۔ اور
سٹیشنری
تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں
انیسہ جنرل سٹور
گول بازار ربوہ
الکیمسٹس والی گلی

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ

بیوہ محترم نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب مرحوم وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ محترم نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب مرحوم آف حیدر آباد ۲۶ فروری ۱۹۸۴ء بروز اتوار کراچی میں بقضائے الٰہی ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی بہو اور محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ سوئٹزرلینڈ کی بہن تھیں۔ بڑی صابرہ شاکرہ مہمان نواز خاتون تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور حج بیت اللہ سے مشرف تھیں۔ ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کی صدر رہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے بزرگوں سے بڑی محبت و عقیدت تھی۔

مرحومہ کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور لایا گیا لاہور سے جنازہ بذریعہ ایمبولنس ساڑھے گیارہ بجے کے قریب ربوہ پہنچا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش ۲۸ فروری بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد مرحومہ کا جنازہ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹیاں۔ محترمہ فرخندہ اختر بیگم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ محترمہ طاہرہ ناصر بیگم گوڈوسیدنا ناصر احمد شاہ صاحب کراچی۔ محترمہ بشریٰ نواز بیگم چوہدری محمود نواز شاہنواز لمیٹڈ کراچی اور متعدد نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(امۃ الرشید شوکت سابق مدیرہ مصباح ربوہ)

۳۱ مارچ سے پہلے ادائیگی کا ثواب

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی ادائیگی ۳۱ مارچ سے پہلے فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اس تاریخ تک ادا کرنے والے مجاہدین سابقون میں شمار ہوتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر سرکن
جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے
کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷